ARI ALTERNATIVE RESEARCH INITIATIVE

ALTERNATIVE RESEARCH INITIATIVE NEWSLETTER

November 2022

صفحہ 2

اے آر آئی نے تمباکو نوشی کے خاتمے کے لئے نالج حب(Knowledge Hub) کا آغاز کر دیا

صفحہ 3

ہیٹڈ تمباکو مصنوعات کی مجوزہ قانون سازی سے بحث چھڑ گئی

تمباکو نوشی کے خاتمے کے لئے نقصان میں کمی (THR) کے تصور سے استفادہ کیا جائے۔اے آر آئی

صفحہ 4

نیوزی لینڈ میں رواں برس تمباکو پر مکمل پابندی عائد ہو جائے گی

راولپنڈی میں عوامی مقامات پر تمباکو نوشی ممنوع قرار

پاکستان میں نکوٹین پاؤچز میں اضافہ،

جنوبی ایشیاء میں نقصان میں کمی (THR) کے تصور کے لئے امید کی کرن

(سمرت چوہدری)

عالمی سطح پر تمباکو کا استعمال کرنے والے تقریباً ایک تہائی افراد منہ کے ذریعے استعمال ہونے والی مصنوعات استعمال کرتے ہیں۔ دھوئیں سے پاک تمباکو (SLT) عام طور پر سلگنے والی تمباکو مصنوعات سے زیادہ محفوظ ہے لیکن جنوبی ایشیاء میں اس کی روایتی شکلیں مقبول ہیں جو انتہائی مہلک ہیں، ان کے استعمال سے سالانہ پانچ لاکھ ستر ہزار(570,000) سے زیادہ اموات ہوتی ہیں۔ یہ دھوئیں سے پاک تمباکو مصنوعات سے ہونے والی اموات کے مقابلے میں 88 فیصد زیادہ اموات کا باعث بنتی ہیں مگر اس کے باوجود، عالمی ادارہ صحت (WHO) اور اس کے اتحادیوں نے ''ہر قسم کا تمباکو بُرا ہے'' کے نعرے کے تحت دھوئیں سے پاک زیادہ محفوظ تمباکو پراڈکٹس کے ساتھ سلگنے والی زیادہ نقصان دہ پراڈکٹس کی حمایت بھی جاری رکھی۔ یہ روّیہ تمباکو نوشی ترک کرنے کی حکمت عملی کو کمزور کرتا ہے اور نقصان میں کمی (THR) کی سوچ کو پروان چڑھانے سے روکتا ہے۔

پاکستان میں تقریباً ایک کروڑ لوگ دھوئیں سے پاک تمباکو کا استعمال کرتے ہیں، جو تمباکو کے مجموعی استعمال کا 40 فیصد سے زیادہ بنتا ہے۔ عام مصنوعات میں پان سے لے کر گٹکا اور گٹکا سے لے کر نسوار شامل ہیں اور یہ سب جان لیوا ثابت ہوئے ہیں۔

اس کے برعکس سنوس کو طویل عرصہ سے بہت کم نقصان کی حامل چیز سمجھا جاتا ہے۔ اسے اوپر والے ہونٹ اور مسوڑھوں کے درمیان رکھ کر استعمال کیا جاتا ہے۔ 2019 میں یو ایس فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (FDA) نے کچھ سنوس پروڈکٹس کے بارے میں خطرے میں کمی کے دعوے کو تسلیم کیا۔ دریں اثنا نکوٹین پاؤچز کے نام سے ایک نئی پروڈکٹ بھی سامنے آئی جس میں تمباکو نہیں ہوتا اور جو کم خطرے کا حامل ہے۔

یہ دونوں دھوئیں سے پاک مگر نقصان کے حامل تمباکو کی محفوظ متبادل مصنوعات ہیں۔ ان کی افادیت کا ظہور جنوبی ایشاء میں ابھی ہونا ہے مگر ان کی افادیت تیزی کے ساتھ بدل رہی ہے۔ گزشتہ ہفتہ کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں نکوٹین پاؤچز کے ویلو نامی پروڈکٹ کی فروخت ایک مہینے میں چار کروڑ تک جا پہنچی ہے۔ سن 2020 میں پاکستان میں متعارف کرائے جانے والے اس پروڈکٹ کی معاشرے میں تیزی سے قبولیت اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ دھوئیں سے پاک تمباکو کی قیمتوں اور اس کے ساتھ لوگوں کے گہرے ثقافتی اور سماجی تعلق کے باوجود یہاں نقصان میں کمی (THR) کے تصور کے لئے گنجائش موجود ہے۔

تمباکو صنعت کے ماہر اور اوٹاوا یونیورسٹی کے پروفیسر ڈیوڈ سوینور نے کہا کہ روایتی تمباکو مصنوعات کے استعمال سے پیدا ہونے والی بیماریوں اور اموات میں کمی لانے کے لئے تمباکو کی متبادل کم نقصان دہ (THR) مصنوعات کا استعمال سب سے مؤثر حکمت عملی ثابت ہوئی ہے۔ سویڈن، ناروے، جاپان، برطانیہ اور نیوزی لینڈ جیسے دولت مند ممالک سے ملنے والے شواہد حیران کن ہیں۔ نکوٹین کے استعمال کے ان نئے طریقوں نے اب ان لوگوں کو غلط ثابت کر دیا ہے جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ کم آمدنی والے ممالک میں متبادل مصنوعات کا استعمال قابل عمل نہیں ہے۔

سویڈن میں گزشتہ چند دہائیوں کے دوران نوعمر افراد نے سگریٹ کو بڑی حد تک سنوس سے بدل دیا ہے اور حکومت نے بھی حال ہی میں اعلان کیا ہے کہ ملک میں تمباکو نوشی کی شرح کم ہو کر 5.6 فیصد رہ گئی ہے۔ 2021 میں برطانیہ، جس نے بڑے پیمانے پر ویپ کو سگریٹ کے نقصان میں کمی (THR) کے طور پر فروغ دیا ہے، نے اب تک اپنی تمباکو نوشی کی سب سے کم شرح ریکارڈ کی ہے۔ اگرچہ جاپان ای سگریٹ کا مخالف رہا ہے لیکن اس نے تمباکو کی ان مصنوعات کا خیر مقدم کیا ہے جن میں تمباکو کو جلایا نہیں جاتا مگر اسے گرم کیا جاتا ہے۔ جاپان نے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران سگریٹ

نوشی میں 43 فیصد کے قریب کمی دیکھی ہے۔اس کے بعد اگلا نمبر تمباکو کے نقصانات کا شکار کم اور درمیانی آمدنی والے ممالک کا ہوسکتا ہے۔

یہاں تک کہ جنوبی ایشیاء میں دھوئیں سے پاک تمباکو بنانے والے کچھ روایتی صنعت کار بھی ان نئ مصنوعات کو حاصل ہونے والی اہمیت کی تجویز کا جائزہ لینے لگے ہیں۔ ان میں نہار ڈھولکیا بھی ہیں جو ہندوستان کے شہر گجرات میں دھوئیں سے پاک تمباکو بنانے کے اپنے خاندان کے صدیوں پرانے کاروبار کو محفوظ متبادل کی طرف لے جا رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ بھارت میں دھوئیں کے بغیر تمباکو کو چبانے کی شکل میں استعمال کرنے کی ایک طویل تاریخ ہے۔نئ نکوٹین پاؤچز یا تمباکو سے پاک سنوس ہندوستان میں منہ کے کینسر کے بوجھ کو کم کرنے میں بہت بڑا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ پاکستان میں ان کی موجودگی کے گزشتہ دو سالوں میں گٹکا اور نسوار جیسی زہریلی مصنوعات کے استعمال میں ریکارڈ کمی واقع ہوئی ہے کیونکہ بھارت سے پاکستان کو ان اشیاء کی برآمدات میں کمی آئی ہے، ہم جلد ہی مشرق وسطیٰ اور افریقہ کے کچھ حصوں میں بھی ایسا ہی دیکھ سکتے ہیں۔

(ہندوستان میں 80 سے 90 فیصد منہ کے کینسر کی وجہ بغیر دھوئیں کے تمباکو کا استعمال ہے)

اس کے باوجود پاکستان میں جو تبدیلی رونما ہو رہی ہے اسے بھی تقریباً باقی جگہوں کی طرح حکومت کی جانب سے عدم تعاون کا سامنا ہے۔

اسلام آباد میں مقیم ایک تحقیقی گروپ آلٹرنیٹو ریسرچ انیشیٹیو (اے آر آئی) کے سربراہ ارشد علی سید کے مطابق اس وقت نکوٹین کے پاؤچز پاکستان میں بغیر کسی قانون سازی کے فروخت اور استعمال کئے جا رہے ہیں۔ہم سمجھتے ہیں کہ تمباکو کے نقصان کو کم کرنے والی مصنوعات بشمول ای سگریٹ، نکوٹین پاؤچز اور ہیٹڈ ٹوبیکو پروڈکٹس کو سمجھداری سے کنٹرول کرنے کی ضرورت ہے۔ مزید برآں ان مصنوعات سے انسانی صحت کو لاحق خطرات کے لئے ضوابط، ان سے پیدا ہونے والیخطر ات کی مناسبت سے ہونے چاہیں۔

ہمسایہ ملک ہندوستان جہاں دھوئیں سے پاک تمباکو (SLT) کا استعمال کرنے والے 200 ملین لوگ ہیں، سگریٹ نوشوں کی تعداد اس سے دگنی ہے، کو بھی نقصان کم کرنے کے لئے ابھی قانون سازی کرنی ہے حالانکہ حالات یہ ہیں کہ دھوئیں کے بغیر تمباکو کے استعمال سے سالانہ تین لاکھ پچاس ہزار (350,000) اموات ہوتی ہیں جبکہ پارلیمنٹ کی قائمہ کمیٹی کی ایک حالیہ رپورٹ جس میں دھوئیں کے بغیر تمباکو کے کردار پر توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت کو اُجاگر کیا گیا ہے۔اس کے مطابق

بھارت نے 2019 کے آخر میں ای سگریٹ اور ہیٹڈ ٹوبیکو پروڈکٹس کی فروخت پر پابندی لگا دی تھی۔

ایسوسی ایشن آف ہارم ریڈکشن ایجوکیشن اینڈ ریسرچ (AHRER) کے دہلی میں مقیم رکن ڈاکٹر کرن میلکوٹ کے مطابق جنوب مشرقی ایشیائی خطے میں ایسے لوگوں کا تناسب سب سے زیادہ ہے جو نقصان دہ تمباکو کا استعمال کرتے ہیں۔ یہ سماجی اور معاشی طور پر پسماندہ گروہوں میں بھی مرتکز ہوتا ہے۔

تمباکو کی متبادل مصنوعات کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ ڈبلیو ایچ او اور اس کے اتحادیوں کا مؤقف ہے جنھوں نے نکوٹین کی حامل متبادل مصنوعات پر پابندی لگانے کا مطالبہ کیا ہے۔انہوں نے اس بات کا بھی خیال نہیں رکھا کہ یہ مصنوعات کس حد تک خطرے کی حامل ہیں اور خطے میں تمباکو سے ہونے والی اموات اور بیماریوں کی شرح میں کمی لانے میں یہ کتنا مؤثر کردار ادا کر سکتی ہیں۔حال ہی میں انہوں نے پاکستان کی وزارت صحت کی طرف سے ہیٹڈ ٹوبیکو پروڈکٹس کی منظوری کی مخالفت کی جب کہ بھارتی حکومت پر بھی ان کی جانب سے ان مصنوعات پر پابندی لگانے کے لئے دباؤ کے بارے میں سب جانتے ہیں۔ بنگلہ دیش میں ان پر پابندی لگانے کی کوششیں جاری ہیں۔

سوینور نے کہا کہ متبادل مصنوعات کو روکنے کے لئے کوششوں کی بجائے ضروری ہے کہ تمباکو کنٹرول گروپ کے بین الاقوامی گروپس اس طرح کی چیزوں کو اپنائیں اور ان میں اضافہ کریں۔

لیکن اب تک کم نقصان دہ مصنوعات کی مخالفت کم دکھائی دیتی ہے۔اس کی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ دھوئیں کے بغیر تمباکو کے مسائل کے باوجود حکومتوں اور گریز پر مبنی پالیسی کے حمایتی گروہوں کی توجہ آتش گیر اشیاء پر ہی رہتی ہے۔مزید برآں جنوبی ایشیاء میں ان متبادل مصنوعات کی صنعت غیر منظّم ہے اور بہت سے معاملات سیاست دانوں کی براہ راست یا بالواسطہ شرکت سے چلتے ہیں جو کاروبار کو ٹیکسوں، مداخلتوں اور منظّم شعبے سے مسابقت سے تحفظ فراہم کرتے ہیں۔کیا یہ صورتحال اسی طرح برقرار رہتی ہے، یہ دیکھنا باقی ہے۔

ڈاکٹر میلکوٹے نے کہا کہ سویڈن کے تجربے نے یہ بتایا ہے کہ سنوس اور نکوٹین پاؤچ جیسی کم نقصان دہ متبادل مصنوعات، سماجی اور معاشی طور پر پسماندہ گروہوں میں موت اور تکلیف کے بوجھ کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ وقت ہے کہ حکومتیں نوٹس لیں، ان مصنوعات کو تمباکو کنٹرول کے قومی پروگراموں کا حصہ بنائیں، ان پر سبسڈی دے کر انہیں متبادل کے طور پر استعمال کرنے کی اجازت دیں۔

https://filtermag.org/pakistan-oral-nicotine/?fbclid=IwAR3NgLhK
QGU5NuYmT5po_rQnhzmn1NtjRWtmG-9t1diM0Hmc4W57IhPYq2U

اے آر آئی نے تمباکونوشی کے خاتمے کے لئے نالج حب (Knowledge Hub) کا آغاز کر دیا

اسلام آباد: آلٹرنیٹیو ریسرچ انیشیٹیو (اے آر آئی) نے تمباکو نوشی کے خاتمے کے لئے پاکستان کی تاریخ کے پہلے نالج حب کا آغاز کر دیا ہے۔

پاکستان اور ایمرو ریجن (EMRO) میں تمباکو اور اس کی متبادل کم نقصان دہ مصنوعات کے استعمال بارے یہ نالج حب (www.smokefreepakistan.org) معلومات فراہم کرتا ہے۔

اے آر آئی کے سربراہ ارشد علی سید کا کہنا ہے کہ نالج حب کا آغاز پاکستان اور ایمرو ریجن کے ممالک میں تمباکو اور اس کی متبادل کم نقصان دہ مصنوعات بارے معلومات اکٹھا کرنے کی پہلی کوشش ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمباکو نوشی کے خلاف لڑنے اور اس کے خاتمے کے لئے تمام متعلقہ تحقیق اور معلومات کو یکجا کرنا انتہائی اہم ہے۔

یہ نالج حب تمباکو کے ستعمال، تمباکو کی متبادل کم نقصان دہ مصنوعات اور تمباکو نوشی کے خاتمے کی پالیسی سمیت مختلف پہلوؤں پر تحقیق کرنے کے لئے ایک پلیٹ فارم کے طور پر کام کرے گا جبکہ یہ پاکستان اور پاکستان سے باہر اے آر آئی کے شراکت داروں کو تحقیق، آراء اور کہانیاں شیئر کرنے کا بھی موقع فراہم کرے گا۔ یہ تحقیق کے نتائج پالیسی سازوں، محققین، حکومت، صحت کے ماہرین اور سول سوسائٹی کے ساتھ شیئر کرے گا۔

یہ پاکستان اور ایمرو ریجن میں تمباکو کے استعمال اور اس کے خاتمے کی کوششوں سمیت تمباکو کی متبادل کم نقصان دہ مصنوعات سے متعلق دستیاب مواد، تحقیق اور معلومات تک رسائی کا ایک ذریعہ ہے۔

ہیٹڈ تمباکو مصنوعات کی مجوزہ قانون سازی سے بحث چھڑ گئی

اسلام آباد: وزارت صحت کی جانب سے ایک سٹیچوری ریگولیٹری آرڈر (SRO) کے ذریعے ہیٹڈ تمباکو مصنوعات (HTPs) کو قانونی حیثیت دینے کی کوشش کی گئی جس کے بعد ان مصنوعات کے حق میں اور ان کی مخالفت میں آراء سامنے آئی ہیں۔ یہ مصنوعات بظاہر روایتی سگریٹ کے مقابلے میں کم نقصان دہ ہیں۔

تمباکو مخالف تنظیموں نے وفاقی کابینہ کے ایجنڈے میں شامل ان مصنوعات کی ریگولرائزیشن کو مسترد کرنے کے لئے وزیراعظم شہباز شریف سے مداخلت کی درخواست کی ہے۔ تاہم ایک تھنک ٹینک نے دعویٰ کیا ہے کہ پاکستان کو ان مصنوعات کو قانونی حیثیت دینے کے لئے آگے بڑھنا چاہیے کیونکہ یہ روایتی سگریٹ کے مقابلے میں کم نقصان دہ ہیں۔ دوسری طرف بعض مقامی این جی اوز اور صحت کے کچھ کارکنوں کی طرف سے ان مصنوعات کی بڑے پیمانے پر مخالفت کی گئی ہے۔

سوسائٹی فار پروٹیکشن آف دی رائٹس آف دی چائلڈ (Sparc) نے تمام شراکت داروں پر زور دیا ہے کہ وہ نوجوانوں کو تمباکو کی ان نئی مضر صحت مصنوعات سے بچانے میں اپنا کردار ادا کریں۔

سپارک کے پروگرام منیجر خلیل احمد ڈوگر نے کہا کہ تمباکو مصنوعات تک آسان رسائی کی وجہ سے پاکستان میں روزانہ تقریباً بارہ سو (1,200) بچے سگریٹ نوشی شروع کرتے ہیں۔ ہم مزید بچوں کو ان نئی مصنوعات کے عادی ہونے کے متحمل نہیں ہوسکتے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہمارے پالیسی سازوں کے لئے ایک سنہری موقع ہے کہ وہ ہماری نوجوان نسل کو یہ پیغام دیں کہ انہیں ہر طرح کے نقصان سے محفوظ رکھا جائے گا۔ ہیلتھ این جی او وائٹل سٹریٹیجیز کے پاکستان میں سربراہ ڈاکٹر ضیاالدین اسلام کا کہنا ہے کہ ان مصنوعات کو سگریٹ کے مقابلے میں کم نقصان دہ قرار دینے والی ہر تحقیق کو تمباکو کی صنعت سے فنڈز فراہم کئے گئے۔ انہوں نے کہا کہ آزادانہ طور پر کی گئی تحقیق نے ان کے نقصان دہ اثرات کے بارے میں خبردار کیا ہے۔

نیشنل ہارٹ ایسوسی ایشن (پناہ) کے جنرل سیکرٹری ثناءاللہ گھمن نے دعویٰ کیا کہ ان کی تنظیم تمباکو کی صنعت کے ہتھکنڈوں کو بے نقاب کر رہی ہے اور وہ نوجوانوں کو بچانے کے لئے اپنا کردار ادا کرتی رہے گی۔ اسی طرح پاکستان مسلم لیگ نواز (پی ایم ایل این) کے رکن قومی اسمبلی ڈاکٹر نثار احمد چیمہ نے پاکستان نیشنل ہارٹ ایسوسی ایشن (پناہ) کے زیر اہتمام ایک تقریب کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صحت عامہ حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ عوام کی صحت پر کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے۔ ایم این اے ڈاکٹر ثمینہ نے کہا کہ تمباکو مصنوعات انسانی صحت کے لئے انتہائی نقصان دہ ہیں، انہوں نے تجویز پیش کی کہ سگریٹ کے استعمال کی حوصلہ شکنی کے لئے ان پر بھاری ٹیکس لگانا چاہیے۔ ایک اور ایم این اے زہرہ فاطمی نے کہا کہ انسانی صحت کے لئے تمباکو سے زیادہ کوئی چیز نقصان دہ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ پھیپھڑوں کے کینسر کی سب سے بڑی وجہ ہے۔

تاہم الٹرنیٹو ریسرچ انیشیٹو (اے آر آئی) نامی تھنک ٹھینک نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ تمباکو مصنوعات کے لئے قانون سازی کرنے اور ان کے مضر اثرات کو کنٹرول کرنے کے لئے تحقیق پر مبنی نقطہ نظر اپنائے۔ اے آر آئی کے سربراہ ارشد علی سید نے کہا کہ دنیا تمباکو کے استعمال کے مسئلے سے نمٹنے کے لئے شواہد پر مبنی نئی راہیں تلاش کر رہی ہے۔

انہوں نے کہا کہ مصنوعات کو ریگولیٹ کرنے سے متعلق کوئی بھی قانون سازی آزاد تحقیق کی روشنی میں ہونی چاہیے۔ انہوں نے اعداد و شمار پر انحصار کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ تمباکو کے استعمال پر قانونی اور انتظامی سطح پر اقدامات اُٹھانے کے لئے اتفاق رائے پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے مکالمے کی اشد ضرورت ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اے آر آئی نے ان بالغ تمباکو نوشوں کے لئے ہیٹڈ تمباکو مصنوعات کی حمایت کی ہے جو تمباکو نوشی ترک کرنے سے قاصر ہیں۔

https://www.dawn.com/news/1725203/debate-rages-on-proposed-regularisation-of-htps

تمباکو نوشی کے خاتمے کے لئے نقصان میں کمی (THR) کے تصور سے استفادہ کیا جائے۔ اے آر آئی

مردان: پاکستان میں تمباکو نوشی کی شرح میں کمی لانے اور تمباکو نوشی کے مکمل خاتمے کے لئے ضروری ہے کہ نقصان میں کمی (THR) کے تصور کو انسداد تمباکو نوشی کی قومی پالیسی کا حصہ بنایا جائے۔

آلٹرنیٹیو ریسرچ انیشیٹو (اے آر آئی) کے زیر اہتمام مردان میں ایک مشاورتی اجلاس منعقد ہوا جس میں مردان، پشاور، چارسدہ، صوابی اور نوشہرہ کی سماجی تنظیموں نے شرکت کی۔ اجلاس میں پاکستان میں تمباکو نوشی کی صورت حال اور اس سے نمٹنے میں نقصان میں کمی کے تصور (ٹوبیکو ہارم ریڈکشن) کے کردار کا جائزہ لیا گیا۔

شرکاء کو بتایا گیا کہ اس وقت ملک میں تقریباً دو کروڑ نوے لاکھ افراد تمباکو نوشی کرتے ہیں۔ کچھ اندازوں کے مطابق تمباکو کو استعمال کرنے والوں کی تعداد تین کروڑ دس لاکھ تک جا پہنچی ہے۔ پاکستان کو سگریٹ نوشی کی وجہ سے پیدا ہونے والی بیماریوں کے نتیجے میں بھاری جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ پاکستان میں تمباکو نوشی کی وجہ سے بیماریوں اور اموات پر سال 2019 میں 3.85 ارب ڈالر خرچ ہوئے۔ جو ملک کی مجموعی پیداوار (جی ڈی پی) کے 1.6 فیصد کے برابر ہے۔

مقررین کی جانب سے بتایا گیا کہ نقصان میں کمی کا تصور (ٹی ایچ آر) کارآمد ہے کیوں کہ اس کے تحت استعمال ہونے والی مصنوعات میں زہریلے مادے نہیں ہوتے جبکہ تمباکو نوشی سے متعلق تقریباً تمام خطرات کا تعلق سگریٹ کے دھوئیں میں شامل ٹار اور کاربن مونو آکسائڈ و دیگر کیمیائی مادوں سے ہوتا ہے۔ اگر تمباکو نوشوں کو سگریٹ کے ایسے تسلی بخش متبادل مل جائیں جن میں زہریلے مادے شامل نہ ہوں مگر وہ صرف نکوٹین فراہم کرتے ہوں تو ان کی مدد سے تمباکو نوش تمام تر خطرات سے بچ جائیں گے۔

مقررین نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ پاکستان میں تمباکو کنٹرول کی کوئی قومی پالیسی نہیں ہے اور تمباکو کنٹرول کی کوششوں میں تمباکو نوشوں کی آراء کو مدنظر نہیں رکھا جاتا۔ اس سے بڑھ کر ایک اور تشویش ناک بات یہ ہے کہ پاکستان میں تمباکو نوش، تمباکو نوشی ترک کرنے کے لئے طبی ماہرین سے مشورہ نہیں کرتے۔ وہ نہیں جانتے کہ انہیں تمباکو نوشی ترک کرنے کے لئے کہاں سے مدد لینی چاہیے۔ تمباکو نوشی ترک کرنے کا فیصلہ ان کے اپنے سر ہے۔ پاکستان میں تمباکو نوشی ترک کرنے میں مؤثر سہولیات کی عدم دستیابی کی وجہ سے بہت کم لوگ اپنی اس عادت کو ترک کر پاتے ہیں۔ ایک اندازہ کے مطابق پاکستان میں ایک سال کے دوران صرف تین فیصد سے بھی کم افراد تمباکو نوشی ترک کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔

مقررین نے کہا کہ 2030 سے پہلے تمباکو نوشی سے پاک پاکستان کا حصول ممکن ہے۔ اس کے لئے حکومت کو مؤثر اور سستے داموں سہولیات کی آسانی کے ساتھ فراہمی کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ انسداد تمباکو نوشی کی کوششوں کو ثمر آور بنانے کے لئے نقصان میں کمی کے تصور کو ٹوبیکو کنٹرول پالیسی کا حصہ بنائے اور تمباکو کی متبادل کم نقصان دہ مصنوعات کو سمجھداری سے ریگولیٹ کرے تاکہ پاکستان سے تمباکو نوشی کا مکمل طور پر خاتمہ کیا جا سکے۔

نیوزی لینڈ میں رواں برس تمباکو پر مکمل پابندی عائد ہو جائے گی

منگل کو پارلیمنٹ کی طرف سے منظور ہونے والی قانون سازی کا مطلب یہ ہے کہ سن2008 کے بعد پیدا ہونے والا کوئی بھی شخص کبھی سگریٹ یا تمبا کو مصنوعات نہیں خرید سکے گا۔اس طرح تمبا کو خریدنے کے قابل لوگوں کی تعداد ہر سال کم ہوتی جائے گی۔مثال کے طور پر2050 تک40 سال کی عمر کے افراد ہی سگریٹ خریدنے کے اہل تصور ہوں گے۔

یہ بل وزیر صحت عائشہ ویرل نے متعارف کرایا، ان کا کہنا ہے کہ یہ تمباکو نوشی سے پاک مستقبل کی طرف ایک قدم ہے۔ڈاکٹر ویرل نے کہا کہ ہزاروں لوگ طویل اور صحت مند زندگی گزاریں گے جبکہ صحت کا نظام5NZ$ بلین (US$3.2بلین) کے ساتھ بہتر ہوگا کیوں کہ تمباکو نوشی کی وجہ سے ہونے والی بیماریوں کے علاج کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

نیوزی لینڈ میں سگریٹ نوشی کی شرح پہلے ہی تاریخ کی کم ترین سطح پر ہے۔حکومتی اعداد وشمار کے مطابق صرف8 فیصد بالغ افراد روزانہ سگریٹ نوشی کرتے ہیں۔ یہ تعداد گزشتہ برس 9.4 فیصد کے مقابلے میں کم ہے۔امید ہے کہ ماحول کو تمباکو سے پاک کرنے کا یہ بل2025 تک تمباکو نوشوں کی اس تعداد کو5 فیصد سے کم کردے گا۔تاہم اصل ہدف تمباکو نوشی کا مکمل خاتمہ ہے۔

اس بل کو ملک بھر میں تمباکو مصنوعات فروخت کرنے والے پرچون فروشوں کی تعداد600 تک محدود کرنے کے لئے بھی ڈیزائن کیا گیا ہے جو اس وقت6000 سے زیادہ ہے اور اس سے بڑھ کر یہ کہ ان مصنوعات میں نکوٹین کی سطح کو اس حد تک کم کیا جائے تاکہ یہ زیادہ لت لگانے والی نہ رہیں۔

ڈاکٹر ویرل نے کہا اس کا مطلب ہے کہ نکوٹین میں لت لگانے کی شدت کی سطح کم کی جائے گی اور معاشرہ خوردہ فروشوں کے پھیلاؤ اور جھرمٹ سے آزاد ہو جائے گا۔ یہ پرچون فروش مخصوص علاقوں میں تمباکو کی مصنوعات فروخت کرتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ اس قانون سازی سے ماؤری اور غیر ماؤری شہریوں کے درمیان متوقع عمر کی حد ایک سطح پر آ جائے گی۔ ماؤری شہریوں میں سگریٹ نوشی کی مجموعی شرح19.9 فیصد ہے جو گزشتہ برس 22.3فیصد تھی۔

نئ قانون سازی ویپ مصنوعات پر پابندی نہیں لگاتی۔ یہ مصنوعات نوجوانوں میں سگریٹ کے مقابلے میں کہیں زیادہ مقبول ہیں۔

بل کے ناقدین بشمول ACT پارٹی جس کی پارلیمنٹ میں 10 نشستیں ہیں نے متنبہ کیا ہے کہ یہ پالیسی تمباکو مصنوعات کی بلیک مارکیٹ کو ہوا دے سکتی ہے اور چھوٹی دکانوں کا کاروبار بھی تباہ کر سکتی ہے۔ACT کے ڈپٹی لیڈر بروک وین ویلڈن نے کہا کہ کوئی بھی لوگوں کو تمباکو نوشی کرتے نہیں دیکھنا چاہتا، لیکن حقیقت یہ ہے کہ کچھ لوگ ایسا چاہیں گے اور لیبر نینی ریاست کی طرف سے اس بل کی مخالفت مسائل کا باعث بن رہی ہے۔

https://www.bbc.com/news/world-asia-63954862?fbclid=IwAR1-Mrs88Ow4M8NrLdRIi-vtiGFRDUeB30GC1VOSKzCH29eV0jf_On7aG0g

راولپنڈی میں عوامی مقامات پر تمباکونوشی ممنوع قرار

راولپنڈی: ضلعی انتظامیہ نے شہر کو تمباکو سے پاک بنانے کے لئے عوامی مقامات پر تمباکو نوشی کے استعمال پر پابندی عائد کرنے کا فیصلہ کر لیا۔اس سلسلہ میں سماجی تنظیموں اور صوبائی محکموں کو عوامی مقامات پر قوانین کے سختی سے نفاذ کے لئے دو ہفتوں میں لائحہ عمل تیار کرنے کی ہدایت کر دی گئی۔

یہ فیصلہ ڈپٹی کمشنر شعیب علی کی زیر صدارت ضلعی ٹوبیکو کنٹرول سیل کے منعقدہ اجلاس میں کیا گیا۔جس میں تمام ضلعی محکموں کے نمائندوں نے شرکت کی۔اس موقع پر ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ عوامی مقامات، ہوٹلوں، ریستورانوں اور پبلک ٹرانسپورٹ میں تمباکو نوشی کا استعمال قانونی جرم ہے جس کے خلاف پولیس کو فوری کاروائی کرنی چاہیے۔

انہوں نے کہا کہ ٹریفک پولیس اور ٹرانسپورٹ اتھارٹی کو یہ بات یقینی بنانی چاہیے کہ پبلک ٹرانسپورٹ کی گاڑیاں اور بسیں تمباکو سے پاک ہوں۔انہوں نے کہا کہ ضلعی ایجوکیشن اتھارٹی اور کالجوں کے ڈائریکٹر کو چاہیے کہ وہ تعلیمی اداروں کے50 میٹر کی حدود میں موجود دکانوں کی معلومات ڈپٹی کمشنر آفس کو دیں جبکہ بچوں میں تمباکو نوشی سے متعلق آگہی پیدا کرنے کے لئے مضامین اور تقاریر کے مقابلوں کا انعقاد کریں۔انہوں نے پولیس کو ہدایت کی کہ وہ تعلیمی اداروں کے قریب تمباکو مصنوعات بیچنے والوں کے خلاف اور کھلے سگریٹ کی فروخت روکنے کے لئے کریک ڈاؤن کرے۔

انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ تمباکو سے پاک معاشرے کی ان کوششوں کو ضلع سے ڈویژن کی سطح تک بڑھایا جائے گا۔سموک فری پاکستان کے نام سے موبائل ایپ کی مدد سے شکایتوں کے اندراج کا باقاعدہ سلسلہ ہونا چاہیے تاکہ تمباکو نوشی سے متعلقہ قوانین کی خلاف ورزیوں کو روکا جا سکے۔

حکام کی جانب سے شرکاء کو بتایا گیا کہ پارک، باغبانی اتھارٹی، سوشل ویلفیئر اور محکمہ ایکسائز تمباکو نوشی کے خلاف مہم میں ہراول دستے کا کردار کریں گے۔

انہوں نے کہا کہ اسی ماہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال اور ہولی فیملی ہسپتال میں تمباکو نوشی ترک کرنے کے لئے مراکز کا افتتاح کیا جائے گا جبکہ ڈپٹی کمشنر کمپلیکس کو بھی تمباکو سے پاک بنایا جائے گا۔

وزارت برائے نیشنل ہیلتھ سروسز کے نمائندے آفتاب احمد نے اس سلسلے میں اب تک ہونے والی کوششوں سے شرکاء کو آگاہ کیا۔انہوں نے ضلع کو تمباکو سے پاک بنانے کے لئے ضلعی انتظامیہ کی کوششوں کو سراہا۔انہوں نے کہا کہ ہر سال پاکستان میں ایک لاکھ ساٹھ ہزار افراد تمباکو نوشی کی وجہ سے مرتے ہیں جبکہ پندرہ برس کی عمر تک کے بارہ سو بچے روزانہ کی بنیاد پر تمباکو نوشی شروع کرتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ وفاقی حکومت نہ صرف لوگوں کو تمباکو نوشی شروع کرنے سے روکے گی بلکہ موجودہ تمباکو نوشوں کو اپنی یہ عادت ترک کرنے میں ان کی مدد بھی کرے گی۔انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وزارت صحت تمباکو نوشی کے خاتمے اور شہر کو تمباکو سے پاک بنانے کے لئے راولپنڈی کی ضلعی انتظامیہ کی کوششوں میں بھرپور تعاون کرے گی۔

https://www.dawn.com/news/1725021

آلٹرنیٹو ریسرچ انیشیٹیو پاکستان میں تمباکو نوشی کے خاتمے کے لیے کام کر رہا ہے۔اس کا قیام 2018 میں عمل میں آیا۔
فاونڈیشن فار سموک فری ورلڈ کے تعاون سے آلٹرنیٹو ریسرچ انیشیٹیو نے 2019 میں تمباکو نوشی کے خاتمے اور اس کے جدید حل کو فروغ دینے کے لیے پاکستان الائنس فار نکوٹین اینڈ ٹُبیکو ہارم ریڈکشن قائم کیا۔

To know more about us, please visit: www.aripk.com and www.panthr.org
Follow us on www.facebook.com/ari.panthr/ | https://twitter.com/ARI_PANTHR | https://instagram.com/ari.panthr
Islamabad, Pakistan Email: info@aripk.com